جولائی ۱۹۹۳ء

(۱)

جامعۂ علمیہ "باب النجف" جاڑا کی پہلی پیش کش

شیعانِ آلِ محمدؐ خصوصاً واعظین و مبلغین کے لئے نادر و نایاب تحفہ

مقدمہ تفسیر

انوار النجف فی اسرار المصحف

حجۃ الاسلام علامہ حسین بخش مدظلہ بانی و سرپرست جامعہ علمیہ باب النجف

اپنے بچوں کیلئے یہ الیکٹرونکس کاپی بنائی
جس سے دیگر مومنین بھی افادہ کر سکتے ہیں
طالب سید ندر عباس 12-6-2004

ہدیہ: /130 روپے

اس نے عرض کی۔ حضور! محبت اہل بیت بھی اس کے حقوق میں سے ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس کے حقوق میں سے بڑی چیز تو اہل بیت ہی کی محبت ہے۔

(۱۲) حضرت صادق آل محمدؐ سے منقول ہے کہ ہر چیز کی بنیاد ہوا کرتی ہے اور اسلام کی بنیاد محبت اہل بیت ہے۔

(۱۳) حضرت باقر العلوم سے مروی ہے اسلام کی بنا کے پانچ ستون ہیں۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور محبت اہل بیت۔

(۱۴) عن معانی الاخبار عن ابن عباس عن النبی
ایھا الناس من اختار منکم علی علیؑ اماماً فقد
اختار علی نبیاً ومن اختار علی نبیاً فقد اختار
علی اللہ عز وجلّ ربّاً

معانی الاخبار سے منقول ہے کہ ابن عباس نے جناب رسالتمآبؐ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا" لوگو! جس نے علیؑ کو چھوڑ کر کسی اور کو امام بنایا گویا اس نے میری نبوت سے اعراض کرکے کسی اور نبی کو مانا اور جس نے مجھے چھوڑ کر کسی اور نبی کو مانا گویا اس نے اللہ کو چھوڑ کر کسی اور رب کو مان لیا۔

مقصد روایت کا یہ ہے کہ حضرت علیؑ کی امامت کا منکر ایسا ہے جیسے منکر نبوت و منکر توحید)

(۱۵) عن عقائد الصدوق قال النبیؐ من ظلم
علیا مقعدی ھذا بعد وفاتی فکانما جحد
نبوتی ونبوۃ الانبیاء من قبلی ومن تولی ظالماً
فھو ظالم

عقائد صدوق میں جناب رسالتمآبؐ سے مروی ہے کہ جو شخص علیؑ پر میری مسند کے معاملہ میں ظلم کرے (میرے بعد اس سے میرا منبر غصب کرے) گویا اس نے میری اور مجھ سے سابق انبیاء کی نبوت کا انکار کیا اور جو ظالم سے دوستی رکھتے وہ بھی ظالم ہے۔

(۱۶) قال: یا علی انت والائمۃ من ولدک
حجج اللہ علی خلقہ واعلامہ فی بریتہ فمن
انکر واحدا منھم فقد انکرنی ومن عصی واحدا
منھم فقد عصانی ومن اطاعکم فقد اطاعنی الخبر

حضورؐ نے فرمایا۔ یا علی تو اور تیری اولاد سے ہونے والے آئمہ مخلوق پر اللہ کے خلیفے اور زمین پر اس کے اعلام ہیں۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا۔ اس نے گویا میرا انکار کیا اور جس نے ان میں سے کسی ایک کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔

(۱۷) قال یا علی ما من عبد لقی اللہ وھو جاحد
ولایتک الا لقی اللہ بعبادۃ صنم او وثن

آپ نے فرمایا: اے علیؑ جو تیری ولایت کے انکار کے ساتھ محشور ہوگا وہ بت پرست اور صنم پرست محشور ہوگا۔

(۱۸) وفی تفسیر الامام انہ لا یکون مسلما من
قال ان محمد رسول اللہ فاعترف بہ ولم
یعترف علیا وصیہ وخلیفتہ وخیرۃ
وقال ان تمام الاسلام باعتقاد ولایۃ علی
علیہ السلام ولا ینفع الا قرار بالنبوۃ

اور تفسیر امام حسن عسکریؑ میں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جناب محمد مصطفےٰ کی رسالت کے اقرار سے اور محمد رسول اللہ کہنے سے انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جبتک علیؑ کے وصی، خلیفہ اور خیر امت ہونے کا اعتراف نہ کرے اور فرمایا اسلام کی تکمیل حضرت علی علیہ السلام کے اقرار ولایت سے ہی ہے اور امامت علیؑ کے انکار کے

مع جحد امامة علی کما لا ینفع الاقرار بالتوحید من جحد النبوۃ۔

ساتھ نبوت کے اقرار کا کوئی فائدہ نہیں ہے جس طرح کہ نبوت کے منکر توحید کے اقرار کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

بہرکیف توحید اور نبوت کے اقرار سے اسلام نہیں آ سکتا جب تک حضرت امیر المومنینؑ کی امامت و ولایت کا اقرار نہ ہو۔

(۱۹) عن امیر المومنینؑ من لم یقر بولایتی لم ینفعہ الاقرار بنبوۃ محمد الا انہما مقرونان و ذلک ان النبی نبی مرسل وھو امام الخلق وعلی من بعدہٖ امام الخلق ووصی محمد فمن استکمل معرفتی فھو علی الدین القیم کما قال اللہ تعالیٰ وَ ذَالِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ثم قال بعد کلام کنت انا ومحمد نورا واحدا من نور اللہ فامر اللہ ذالک النور ان یشق فقال للنصف کن محمدا وقال للنصف کن علیا (ومنہا) قال رسول اللہ عَلِیٌّ مِنِّی وَاَنَا من علی۔ ولا یردی عنی الا علیؑ۔ ثم قال بعد کلام طویل یاسلمان ویا جندب۔ اَنَا مُحَمَّدٌ ومُحَمَّدٌ اَنَا وَ اَنَا مِنْ مُحَمَّدٍ ومُحَمَّدٌ مِنِّی۔ ثُمَّ قال بعد کلام یاسلمان ویاجندب انا امیر کل مومن ومومنۃ ممن مضی وممن بقی وقال ایضا بعد کلام یاسلمان ویاجندب انا احیی وامیت باذن ربی وانا عالم بضمائر قلوبکم والائمۃ من اولادی یعلمون و یفعلون ھذا اذا احبوا وارادوا۔ لانا کلنا واحد

حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جس نے میری ولایت کا اقرار نہ کیا اس کو جناب رسالتمآبؐ کی نبوت کا اقرار کوئی فائدہ نہ دے گا آگاہ ہو! یہ دونوں ایک دوسرے سے متصل ہیں۔ کیونکہ نبی، رسول اور امام خلق ہے اور علی اس کے بعد امام خلق اور وصی نبی ہے پس جو شخص پوری طرح میری معرفت حاصل کرے وہ سیدھے دین پر ہے جس طرح خدا فرماتا ہے وَ ذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ۔ پھر سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ میں اور حضرت محمد مصطفیٰ اللہ کے نور سے ایک ہی نور تھے تو پھر اللہ نے اس نور کو دو حصوں میں منقسم ہونے کا حکم دیا اور ایک حصہ سے حضرت محمدؐ مصطفیٰ کو بنایا اور دوسرا حصہ علیؑ بنا (اسی حدیث میں ہے) کہ سرکار رسالتؐ نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ میری طرف سے علیؑ ہی پہنچا سکتا ہے۔ پھر کلام طویل کے بعد فرمایا۔ اے سلمان اور اے جندب! میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں ہوں، میں محمدؐ سے اور محمدؐ مجھ سے ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے سلمان اور اے جندب! میں گزشتہ اور آئندہ کے ہر مومن مرد و عورت کا امیر ہوں۔ کلام کو جاری رکھتے ہوئے پھر آپ نے فرمایا اے سلمان اور اے جندب! کہ اللہ کے اذن سے ہی میں مارتا اور جلاتا ہوں[1] میں تمہاری دلوں کی پوشیدگیوں کو جانتا ہوں اور میری اولاد سے آئمہ جب چاہیں تو یہ باتیں جان اور کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم سب کے سب ایک ہیں۔ ہمارا پہلا محمدؐ اور آخری محمدؐ اور درمیان میں محمدؐ

[1] انسان کی حقیقی زندگی ایمان اور حقیقی موت کفر ہے اور حضرت علیؑ کی محبت ایمان اور ان کا بغض کفر ہے۔ پس حضرت علیؑ انسان کے لئے حقیقی موت و حیات کا موجب ہیں۔ (منہ)

اولنا محمد و آخرنا محمد و اوسطنا محمد وكلنا محمد فلا تفرقوا بيننا و نحن اذا شئنا شاء الله و اذا كرهنا كره الله الويل كل الويل لمن انكر فضلنا وخصوصيتنا وما اعطانا الله ربنا ان من انكر شيئاً مما اعطانا الله فقد انكر قدرة الله ومشيته -

اور ہم سب محمدؑ ہیں۔ پس ہمارے درمیان تفریق نہ ڈالو اور جب ہم چاہتے ہیں تو اللہ بھی چاہتا ہے اور جب ہم ایک چیز کو نہ چاہیں تو اسے اللہ بھی نہیں چاہتا ---------------

---------- مکمل دیل ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی عطا کردہ ہماری فضیلت اور خصوصیت کا انکار کریں، تحقیق جن لوگوں نے ہماری کسی خدائی عطا کردہ فضیلت کا انکار کیا گویا اس نے اللہ کی قدرت و مشیت کا انکار کیا۔

(۲۰) مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً"

جو شخص امام زمان کی معرفت حاصل کئے بغیر مر جائے پس اس کی موت جاہلیت (کفر) کی موت ہے (حدیث مشہور بین الفریقین ہے)

(۲۱) عَنِ الْبَاقِرؑ حُبّنا ايمان وبغضنا كفر ونفاق

حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ ہماری محبت ایمان اور ہمارا بغض کفر و نفاق ہے

(۲۲) جامع الاخبار (باب النوادر) مر علی فی مسجد الكوفه وقنبر معه فرأى رجلا قائما يصلى فقال يا امير المومنين ما رأيت رجلا احسن صلوٰة من هذا فقال امير المومنين يا قنبر فوالله لرجل على يقين من ولايتنا اهل البيت خير من عبادة الف سنة ولو ان عبدا عبد الله الف سنة لايقبل الله منه حتى يعرف ولايتنا ولو ان عبداً عبد الله الف سنة وجاء بعمل اثنين و سعين نبيا مايقبل الله منه حتى يعرف ولايتنا اهل البيت والا اكبه الله على منخريه فى نار جهنم

کتاب جامع الاخبار کے نوادر میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی علیہ السلام قنبر کو ساتھ لئے مسجد کوفہ عبور فرما رہے تھے کہ قنبر نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا پس عرض کی مولا! اس شخص سے بہتر نماز پڑھتے ہوئے میں نے کسی کو نہیں دیکھا تو آپ نے فرمایا۔ اے قنبر۔ خدا کی قسم۔ ہم اہلبیت کی ولایت پر یقین رکھنے والا شخص ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے اگر کوئی انسان ہزار برس خدا کی عبادت کرے جب تک ہماری ولایت کی معرفت نہ رکھے گا خدا اس کی کوئی عبادت قبول نہ فرمائے گا اگر کوئی انسان ہزار سال اللہ کی عبادت کرے اور بہتر نبیوں کے برابر اعمال کر کے لائے۔ خدا قبول نہ فرمائے گا جبتک کہ ہماری اہلبیت کی ولایت کا اقرار نہ کرے۔ اگر ایسا نہ ہو) تو خدا اس کو اُلٹے منہ جہنم میں ڈالے گا۔

بہرکیف اس مضمون کی احادیث کتب امامیہ میں تواتر سے منقول ہیں۔ اس مقام پر جس قدر ذکر کی جا چکی ہیں۔ جلا ایمانی کے لئے کافی ہیں۔ اختصار کے پیش نظر بعض کا صرف ترجمہ ہی ذکر کر دیا ہے۔ اور ان میں سے اکثر مقدمہ تفسیر سے

لے ص ۱۲۶ ج ۱ پر اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیے۔ (منہ)

منقول ہیں ۔ لہٰذا اختصاراً حوالہ کتاب کو عموماً ترک کر دیا ہے ۔ (مقدمہ تفسیر مراۃ الانوار)

اس قسم کی جملہ احادیث کا خلاصہ یہی ہے کہ چونکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد قرآن مجید کے حقیقی محافظ و مبلغ اور اسلام کے مروج اور اس کی تعلیمات کے مدرس آل محمدؑ ہی ہیں ۔ لہٰذا ان کی محبت واجب ہے اور ان کی ولایت و امامت کے اقرار و معرفت کے بغیر کوئی عمل صالح، صالح نہیں کہا جا سکتا لہٰذا قابلِ قبول بھی نہیں ہو سکتا جس طرح کہ توحید کے بعد نبوت کے انکار سے کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوا کرتا۔

نکتہ : امامت و مودّت میں تلازم

ان احادیث کی رُو سے معلوم ہُوا کہ امام خلق آل محمدؑ سے غیر نہیں اور آلِ محمدؑ امامت سے جُدا نہیں۔

بعض احادیث میں ہے کہ جو شخص معرفتِ امام کے بغیر مر جائے اس کی معرفت کفر و جہالت کی موت ہے۔

ایک طرف ہے (حبِ اہلبیت ہے تو ایمان ہے) دوسری طرف ہے (معرفت امام ہے تو ایمان ہے) نتیجہ نکلا کہ جس کو حبِ اہلِ بیت حاصل ہے اسی کو ہی معرفت امام حاصل ہے چونکہ دونوں حدیثیں فریقین سے مروی ہیں تو اب ذرا ان دونو کا تجزیہ کر کے دیکھیں۔

اگر فرض کر لیا جائے کہ امام اہلبیت سے نہیں (غیر از اہل بیت کو عہدۂ امامت دیا جائے) تو قطعاً دونوں حدیثیں صادق نہیں آسکتیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص اہلِ بیت رکھتا ہو اور اس امام کا منکر ہو جو غیر از اہلِ بیت ہے) تو حبِ اہلِ بیت والی حدیث کی رُو سے وہ مومن کامل الایمان ہے اور اس کی موت ایمان کی موت ہے لیکن معرفت امام والی حدیث کی رُو سے وُہ غیر مومن ہے اور اس کی موت جہالت و کفر کی موت ہے

اسی طرح فرض کرو ایک شخص اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے اور اس امام کی امامت کا قائل ہے جو غیر اہل بیت سے ہے تو حبِ علیؑ والی حدیث کی رُو سے وہ کافر و منافق ہے اور معرفت والی حدیث کی رُو سے وُہ مومن ہے۔

پس اگر امامت کو اہل بیت سے جُدا مانا جائے تو جناب رسالتمآبؐ کی ہر دو حدیثوں سے صرف ایک سچی ہوگی اور دوسری معاذ اللہ جھوٹی ہوگی اور جناب رسالتمآبؐ کی زبان وحی ترجمان کی کوئی فرمائش غلط نہیں ہو سکتی تو ماننا پڑے گا کہ حدیثیں دونوں صحیح اور صادق ہیں اور جن کی محبت واجب ہے وہی امامت کے اہل ہیں اور جو عہدہ امامت کے سزاوار ہیں۔ ان ہی کی محبت واجب ہے۔

جس طرح محبت و معرفت ایک دوسرے کو لازم و ملزوم ہیں کیونکہ محبت بغیر معرفت کے اور معرفت بغیر محبت کے محال ہے ۔ اس طرح امامت بغیر اہلِ بیت کے اور اہلِ بیت بلا امامت کا قول لغو اور بے سود ہے ۔ پس جناب رسالتمآبؐ کی دونو فرمائشیں درُست ہیں اور امامت صرف اہل بیت ہی میں منحصر ہے۔